فضائل صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم

www.KitaboSunnat.com

از قلم
ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد

مركز دعوة الجاليات
فون نمبر: 4345078

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

از قلم

ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد

مرکز دعوة الجالیات
4345078

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

243.
زادھو۔ ص

تمام حقوق محفوظ ہیں

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب: فضائل صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم

نام مؤلف: ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق ...

کمپوزنگ: از مؤلف

ایڈیشن: اول۔ جولائی 2007

ملنے کا پتہ:

(۱) لجنة القارة الهندية

الروضة۔ قطعة ۱ ش عبد الرحمن الداخل

ج ۱۰ م ۱۵ ت :۲۵۳۱۲۱۹۔ ۴/ ۲۵۷۴۹۱۲ داخلی :۱۲۹۔ ۱۹۰

(۲) مرکز دعوة الجالیات

جلیب الشیوخ۔ فون :۴۳۴۵۰۷۸

... ج ... 1719 ...

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان الٰہی ہے

﴿وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [التوبۃ: ۱۰۰]

ترجمہ: ''اور مہاجرین وانصار میں سے وہ اولیں لوگ جو کہ (ہجرت کرنے اور ایمان لانے میں) دوسروں پر سبقت لے گئے، اور وہ دوسرے لوگ جنہوں نے ان سابقین کی اخلاص کے ساتھ پیروی کی، اللہ ان سب سے راضی ہوگیا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوگئے۔ اور اللہ نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی، ان میں وہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے، (اور) یہی عظیم کامیابی ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ ، أُولَئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، كَانُوا خَيْرَ الْأُمَّةِ ، أَبَرَّهَا قُلُوبًا ، وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا ، وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا ، اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ ﷺ وَنَقْلِ دِينِهِ ، فَتَشَبَّهُوا بِأَخْلَاقِهِمْ وَطَرَائِقِهِمْ فَهُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ "

[حلیۃ الأولیاء: ۱/ ۳۰۵-۳۰۶]

ترجمہ: " اگر کوئی شخص اقتداء کرنا چاہتا ہو تو وہ اصحاب محمد ﷺ کی سنت پر چلے جو کہ فوت ہو چکے ہیں، وہ امت کے سب سے بہتر لوگ تھے، وہ سب سے زیادہ پاکیزہ دل والے، سب سے زیادہ گہرے علم والے اور سب سے کم تکلف کرنے والے تھے۔ لہٰذا تم انہی کے طور طریقوں کو اپناؤ، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تھے اور صراطِ مستقیم پر چلنے والے تھے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

قارئین محترم ! اس مختصر سے رسالہ میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بعض فضائل ومناقب بیان کرنا مقصود ہے۔

☆ وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جن کی تعریف خود اللہ رب العزت نے اپنی سب سے مقدس کتاب قرآن مجید میں کی ہے، ان کیلئے اپنی رضا کا اعلان کیا ہے اوران سے جنات کا وعدہ کیا ہے۔اوراسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے اِن ساتھیوں کی ستائش کی ہے۔

☆ وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جو وحیِ الٰہی کے سب سے پہلے مخاطب تھے۔

☆ وہ عظیم شخصیات جنھیں اللہ رب العزت نے اپنے سب سے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہونے کے شرف سے نوازا اور انھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی بنایا۔

☆ وہ جنہوں نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، اپنے کانوں سے ان کے فرامین سنے، پھر انھیں اچھی طرح ذہن نشین کیا اور یہ امانت لوگوں تک پہنچائی۔

☆ وہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کو یاد کیا اور اسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت تک پہنچانے کا فریضہ بخوبی سرانجام دیا۔

☆ وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے دین اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ حتی کہ اپنی جانوں تک کو قربان کردیا اور شیوۂ فرمانبرداری کی ایسی مثالیں قائم کیں جو رہتی دنیا تک پڑھی اور سنی جاتی رہیں گی۔

☆ وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جن کے ایمانِ صادق کو اللہ تعالیٰ نے باقی لوگوں کیلئے معیار قرار دیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ﴾ [البقرة: ١٣٧]

ترجمہ: ”پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یافتہ ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں (اور نہ مانیں) تو وہ (اس لئے کہ آپ کی) مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔“

☆ وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جن کا راستہ چھوڑنے پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کی وعید سنائی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ [النساء: ١١٥]

ترجمہ: ”اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اُسے اُدھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بُری جگہ ہے۔"

اس آیت کریمہ میں مومنوں کے راستے سے مراد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا راستہ ہے کیونکہ نزولِ قرآن مجید کے وقت وہی مومن تھے.

سو اس رسالے میں تذکرہ ہے انہی حضرات رضی اللہ عنہم کا۔ قرآن وحدیث میں ان کے فضائل خصوصا خلفائے راشدین اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مناقب، ان کے درمیان آپس میں محبت بھرے تعلقات اور باہمی رشتے، اہل السنۃ والجماعۃ کا ان کے متعلق عقیدہ ... یہ ہیں وہ بعض اہم عناوین جو اس رسالے کی زینت ہیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان حضرات سے سچی محبت کرنے اور ان کے راستے پر چلنے کی توفیق دے اور قیامت کے روز انہی کے ساتھ ہمیں جنت میں داخل فرمائے. آمین

ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق زاہد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابی کسے کہتے ہیں؟

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب ذکر کرنے سے پہلے ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ''صحابی'' کسے کہتے ہیں؟

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''صحابی'' کی تعریف یوں کی ہے:

''الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنا به ومات علی الإسلام''

یعنی ''صحابی اسے کہتے ہیں جس نے حالتِ ایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور اسلام پر ہی فوت ہوا۔''

پھر اس کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس تعریف کے مطابق ہر وہ شخص صحابی شمار ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں ملا کہ وہ آپ کی رسالت کو مانتا تھا، پھر وہ اسلام پر ہی قائم رہا یہاں تک کہ اس کی موت آگئی، خواہ وہ زیادہ عرصے تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا یا کچھ عرصہ کے لئے۔ اور خواہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو روایت کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ اور خواہ وہ آپ کے ساتھ کسی جنگ میں شریک ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ اور خواہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا یا بصارت نہ ہونے کے سبب وہ آپ کا دیدار نہ کرسکا۔ ہر دو صورت میں وہ ''صحابیِ رسول'' شمار کیا جائے گا۔ اور ایسا شخص ''صحابی'' متصور نہیں ہوگا جو آپ پر ایمان لانے کے بعد مرتد ہوگیا۔

[الإصابة فی معرفة الصحابة: ج ۱ ص ۷۔۸]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل قرآن مجید میں

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا حسین تذکرہ کرتے ہوئے ان کی خوب تعریف فرمائی ہے۔ کچھ آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں:

❶ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [التوبة: ۱۰۰]

ترجمہ: ''اور مہاجرین وانصار میں سے وہ اولیں لوگ جو کہ (ہجرت کرنے اور ایمان لانے میں) دوسروں پر سبقت لے گئے، اور وہ دوسرے لوگ جنہوں نے ان سابقین کی اخلاص کے ساتھ پیروی کی، اللہ ان سب سے راضی ہوگیا، اور وہ سب اللہ سے راضی ہوگئے، اور اللہ نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی، ان میں وہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے، (اور) یہی عظیم کامیابی ہے۔''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے:

① مہاجرین، جنہوں نے رب العزت کے دین کی خاطر اپنے آبائی وطن اور مال ومتاع کو چھوڑا اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② انصارِ مدینہ، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ اور مہاجر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی نصرت ومدد کی اور ان کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں (مہاجرین وانصار) میں سے ان حضرات کا تذکرہ فرمایا ہے جو ہجرت کرنے اور ایمان لانے میں سبقت لے گئے، یعنی سب سے پہلے ہجرت کرکے اور سب سے پہلے ایمان قبول کرکے وہ دوسروں کے لئے نمونہ بنے۔

③ وہ حضرات جنہوں نے ان سابقین اولین کی اخلاص ومحبت سے پیروی کی اور ان کے نقشِ قدم پہ چلے، ان میں متأخرین صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور قیامت تک آنے والے وہ تمام لوگ شامل ہیں جو انہیں معیارِ حق تصور کرتے ہوئے ان کے پیروکار رہیں گے۔

تینوں قسم کے لوگوں کا تذکرہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں دو خوشخبریاں سنائی ہیں، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا ہے، یعنی ان کی لغزشیں معاف کردی ہیں اور ان کی نیکیوں کو شرفِ قبولیت سے نوازا ہے۔ اور دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنات تیار کردی ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔

محمد بن کعب القرظی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغفرت کردی ہے اور اپنی کتاب میں ان کے لئے جنت کو واجب قرار دیا ہے، ان میں سے جو نیک تھا اس کے لئے بھی اور جو خطا کار تھا اس کے لئے بھی، پھر انھوں نے قرآن مجید کی یہی آیت تلاوت کی اور کہا: "اس میں اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے رضامندی اور ان کے لئے جنت کا اعلان کیا ہے، اور ان کے پیروکاروں کے لئے بھی یہی انعام ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ان کی اخلاص ومحبت سے پیروی کریں" [الدر المنثور: ۲۷۲/۴]

❷ فرمانِ الٰہی ہے: www.KitaboSunnat.com

﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ [التوبۃ: ۱۱۷]

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی، جنہوں نے تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا، اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا، پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت شفیق ومہربان ہے۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ان مہاجرین وانصار کی تعریف فرمائی ہے جنہوں نے "تنگی کے وقت" پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ اور "تنگی کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت" سے مراد جنگِ تبوک ہے جس میں تنگی کا عالم یہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نہ کھانے کو کوئی چیز ملتی تھی اور نہ پینے کو پانی میسر تھا، شدید گرمی کا موسم تھا اور سواروں کی بہ نسبت سواریاں انتہائی کم تھیں، لیکن اس قدر تنگی کے عالم میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑا اور ہر قسم کی تنگ حالی کو برداشت کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے "تنگی کے وقت" کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:

"ہم شدید گرمی کے موسم میں نکلے، راستے میں ہم ایک جگہ پر رُکے جہاں ہمیں شدید پیاس محسوس ہوئی، حتی کہ ہمیں ایسے لگا کہ ہماری گردنیں شدتِ پیاس کی وجہ سے منقطع ہو جائیں گی۔ اور حالت یہ تھی کہ ہم میں سے کوئی شخص جب اپنا اونٹ ذبح کرتا تو اس کے گوبر کو نچوڑ لیتا اور جو پانی نکلتا تو اسے پی لیتا، جب حالت اس قدر سنگین ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گذارش کی کہ اے اللہ کے رسول ! اللہ تعالیٰ آپ کی دُعا قبول کرتا ہے، لہٰذا ہمارے لئے دعا کیجئے، چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور ابھی آپ کے ہاتھ واپس نہیں لوٹے تھے کہ ہم پر بادل چھا گئے اور بارش ہونے لگی، چنانچہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے برتن بھر لئے، پھر جب ہم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے روانہ ہوئے تو ہمیں معلوم ہوا کہ بارش تو محض اسی جگہ پر ہی ہوئی تھی جہاں ہم رکے ہوئے تھے۔"

[تفسیر القرطبی : ۸/ ۲۷۹۔ تفسیر ابن کثیر : ۲/ ۵۲۲]

اور امام قتادۃ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جنگ تبوک کے سفر میں کھانے پینے کے سامان کی اس قدر کمی تھی کہ کھجور کا ایک دانہ آدھا آدھا کر کے دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں بانٹ لیتے اور شدتِ پیاس کو بجھانے کے لئے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھجور کے ایک ہی دانے کو چوستے رہتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

"ہم غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اس دوران لوگ شدتِ بھوک میں مبتلا ہوئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول ! اگر آپ اجازت دیں تو ہم اپنے اونٹ ذبح کرلیں، تو آپ نے اجازت دے دی، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے:

اے اللہ کے رسول ! اگر یہ اپنے اونٹ ذبح کریں گے تو سواریاں کم ہو جائیں گی، آپ انہیں حکم دیں کہ ان کے پاس کھانے کی جو بھی چیز موجود ہو وہ ایک جگہ پر اکھٹی کریں، پھر آپ اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے، پھر آپ نے ایک چادر (دستر خواں)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچھانے کا حکم دیا، اور لوگوں کو حکم دیا کہ جس کسی کے پاس جو کچھ موجود ہے وہ اسے لاکر اس چادر پر رکھ دے، چنانچہ ایک شخص آتا اور مٹھی بھر مکئی اس پر رکھ دیتا، پھر ایک اور شخص آتا اور مٹھی بھر کھجور اس پر رکھ دیتا، پھر ایک اور شخص آتا اور وہ جَو کی روٹی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا اس میں جمع کر دیتا۔ اس طرح دسترخوان پر کھانے کا تھوڑا سا سامان جمع ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی اور اس کے بعد لوگوں سے کہا: ''اب تم اپنے برتنوں میں اس کھانے میں سے لے جاؤ'' چنانچہ اس فوج کے تمام افراد نے اپنے اپنے برتن خوب بھر لئے، اور سب کے سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اور جو شخص بھی ان دو گواہیوں کے ساتھ اللہ سے ملے گا اور اسے ان کے بارے میں کوئی شک نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا'' [مسند احمد: ٣/ ١١ حدیث: ١١٠٩٥، وأصله في صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا. حدیث: ٢٧]

جنگِ تبوک کے دوران جن سنگین حالات سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم دوچار ہوئے انہیں قدرے تفصیل سے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کس قدر مضبوط ایمان کے حامل اور کس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح صبر وتحمل کے پیکر تھے ، اور انہوں نے دینِ اسلام کی خاطر کیا کیا مشکلات برداشت کیں ، تبھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے حال پر خصوصی توجہ فرمائی، اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اس بات کا واضح اعلان فرمادیا کہ وہ ان سے راضی ہوگیا ہے اور یہ اس سے راضی ہوگئے ہیں۔

❸ فرمانِ الٰہی ہے :

﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی﴾ [النمل:۵۹]

''آپ کہہ دیجئے ! تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اور اس کے بندوں پر سلام ہے جنہیں اس نے چن لیا۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں پر سلام بھیجا ہے اور انہیں برگزیدہ قرار دیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ان سے مراد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے منتخب فرمایا۔

اور امام ابن جریر الطبری کہتے ہیں :

''وہ بندے جنہیں اللہ تعالیٰ نے چن لیا ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی کے لئے منتخب فرمایا اور انہیں آپ کا ساتھی اور وزیر بنایا'' [جامع البیان : ۲/۲۰، نیز دیکھئے : منہاج السنۃ لابن تیمیہ : ۱/۱۵۶]

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ ، أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، كَانُوا خَيْرَ الْأُمَّةِ ، أَبَرَّهَا قُلُوبًا ، وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا ، وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا ، اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ ﷺ وَنَقْلِ دِيْنِهِ ، فَتَشَبَّهُوا بِأَخْلَاقِهِمْ وَطَرَائِقِهِمْ فَهُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ“

[حلیۃ الأولیاء: ۱/ ۳۰۵-۳۰۶]

ترجمہ: ” اگر کوئی شخص اقتداء کرنا چاہتا ہو تو وہ اصحاب محمد ﷺ کی سنت پر چلے جو کہ فوت ہو چکے ہیں، وہ امت کے سب سے بہتر لوگ تھے، وہ سب سے زیادہ پاکیزہ دل والے، سب سے زیادہ گہرے علم والے اور سب سے کم تکلف کرنے والے تھے، لہٰذا تم انہی کے طور طریقوں کو اپناؤ کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تھے اور صراطِ مستقیم پر چلنے والے تھے۔“

اور اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

” اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں میں دیکھا تو ان میں حضرت محمد ﷺ کے دل کو سب سے بہتر پایا، اس لئے انہیں اپنے لئے چن لیا اور انہیں منصبِ رسالت عطا کیا، اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں دیکھا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں کو سب سے بہتر پایا، اس لئے انہیں اپنے نبی کے وزراء کا منصب عطا کر دیا جو اس کے دین کا دفاع کرنے کیلئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔'' [مسند احمد: ۱/ ۳۷۹، شرح السنۃ: ۱/ ۲۱۴ باسناد حسن]

❷ فرمان الٰہی ہے:

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَآزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ [الفتح: ۲۹]

ترجمہ: ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحمدل ہیں، آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، سجدوں کے اثر سے ان کی نشانی ان کی پیشانیوں پر عیاں ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور انجیل میں ان کی مثال اس کھیتی کی مانند بیان کی گئی ہے جس نے پہلے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے سہارا دیا تو وہ موٹی ہوگئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، وہ کھیت اب کاشتکاروں کو خوش کر رہا، (اللہ نے ایسا اس لئے کیا ہے) تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑ آئے، ان میں سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کیا ان سے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے کئی اوصاف بیان فرمائے ہیں:

① وہ کافروں پر سخت ہیں۔

② آپس میں رحم دل ہیں۔

③ رکوع وسجود کی حالت میں رہتے ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا مندی کے طالب رہتے ہیں۔

⑤ سجدوں کی وجہ سے ان کی پیشانیوں پر ایک نشان نمایاں ہے۔

⑥ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ ان کے شرف وفضل کے تذکرے پہلی آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھے۔

⑦ ان کی مثال اس کھیتی کے مانند ہے جو پہلے کمزور اور پھر آہستہ آہستہ قوی ہوتی جاتی ہے، اسی طرح صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پہلے کمزور تھے، پھر طاقتور ہو گئے اور ان کا اثر ورسوخ بڑھتا چلا گیا، جس سے کافروں کو چڑ تھی اور وہ غیظ وغضب میں مبتلا ہوتے تھے۔

مذکورہ بالا صفات کے حامل اور ایمان وعملِ صالح کے مجسم صحابۂ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرام رضی اللہ عنہم سے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں ایسے کئی آثار نقل کئے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان نمازی ہو اور خصوصا تہجد پڑھنے والا ہو تو اس کی وجہ سے اس کے چہرے پر نور آ جاتا ہے اور اگر اس کا باطن پاک ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ظاہری حالت کو خوبصورت بنا دیتا ہے جس سے وہ لوگوں میں محبوب ہو جاتا ہے۔اس کے بعد حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں:

''صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی نیتیں خالص تھیں اور ان کے اعمال اچھے تھے، اس لئے جو بھی انہیں دیکھتا ان کی شخصیت اور سیرت سے ضرور متأثر ہوتا۔اور امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ جن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے شام کو فتح کیا تھا انہیں جب نصاریٰ دیکھتے تو ان کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکل جاتے کہ:''اللہ کی قسم! یہ لوگ ہمارے حواریوں سے بہتر ہیں'' اور وہ اپنی اس بات میں یقیناً سچے تھے کیونکہ اس امت کی عظمت تو پہلی کتابوں میں بیان کی گئی ہے، اور اس امت کے سب سے افضل لوگ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہیں۔'' [تفسیر ابن کثیر:۴/۲۶۱]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں ہم نے صرف چار قرآنی آیات اور ان کی مختصر سی تفسیر بیان کی ہے، اس کے علاوہ متعدد آیات کریمہ میں ان کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوصاف وفضائل کا حسین تذکرہ ہے، لیکن ہم اختصار کے پیشِ نظر آگے بڑھتے ہیں اور نبیٔ رحمت ﷺ کی زبانی آپ کے قابلِ فخر شاگردان گرامی کا ذکرِ خیر سنتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل احادیثِ نبویہ میں

① حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

(اَلنُّجُوْمُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ أَتَى السَّمَاءَ بِمَا تُوْعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِيْ ، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتٰى أَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ، وَأَصْحَابِيْ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِيْ ، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِيْ أَتٰى أُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ)

ترجمہ: ''ستارے آسمان کے لئے امان ہیں، لہٰذا جب ستارے جھڑ جائیں گے تو آسمان بھی نہیں رہے گا جیسا کہ اس سے وعدہ کیا گیا ہے، اور میں اپنے صحابہ کے لئے امان ہوں لہٰذا جب میں فوت ہوجاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ وقت آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے، اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری امت کے لئے امان ہیں، لہٰذا جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ختم ہوجائیں گے تو میری امت پر وہ چیز نازل ہوجائے گی جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے۔'' [مسلم : کتاب فضائل الصحابة . باب أن بقاء النبي ﷺ أمان لأصحابه . حديث :۲۵۳۱]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ جب تک ستارے باقی ہیں آسمان بھی باقی ہے، اور جب قیامت کے دن ستارے بے نور ہوکر گر جائیں گے تو آسمان بھی پھٹ جائے گا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بقا آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے امان تھی، اس لئے جونہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر آزمائشیں ٹوٹ پڑیں، اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بقاء امت کے لئے امان تھی، اس لئے جونہی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس دنیا سے چل بسے تو اس امت میں فتنے کھڑے ہوگئے، بدعات ظاہر ہوگئیں اور امت انتشار کا شکار ہوگئی۔ [شرح مسلم للنووی: ۱۶/۸۳]

② حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(قَرْنِی ، ثُمَّ الَّذِینَ یَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِینَ یَلُوْنَهُمْ)

ترجمہ: ”میرے زمانے کے لوگ (سب سے بہتر ہیں)، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے“.

[البخاری : کتاب الشهادات ، باب لا يشهد على شهادة جور إذا شهد ، حديث :۲۶۵۲. مسلم : کتاب فضائل الصحابة . باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ، حديث :۲۵۳۳]

③ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِیْ ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ))

ترجمہ: ''میرے ساتھیوں کو گالیاں مت دینا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ نہ ان کے ایک مُدّ کے برابر ہو سکتا ہے اور نہ آدھے مُدّ کے برابر'' [البخاری: ۲۵۴۱، ۳۶۷۳، مسلم: ۲۵۴۰]

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی ایک صحابی نے اپنی تنگ دستی کے باوجود جو تھوڑا بہت اللہ کی راہ میں خرچ کیا وہ اللہ کے ہاں زیادہ پاکیزہ ہے اور زیادہ اجر وثواب کے لائق ہے بہ نسبت اس زرِ کثیر کے جو ان کے بعد آنے والے کسی شخص نے خرچ کیا۔

④ حضرت ابو عبد الرحمٰن الجہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک دو سوار رونما ہوئے، وہ دونوں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھ گئے، ان میں سے ایک شخص نے بیعت کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے آپ کو دیکھا اور آپ پر ایمان لے آیا، آپ کی پیروی اور تصدیق کی، اسے کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے طوبیٰ ہے۔" (جنت میں ایک درخت کا نام)

پھر اس نے بیعت کی اور پیچھے ہٹ گیا، اس کے بعد دوسرا شخص آگے بڑھا اور اس نے بھی بیعت کرتے ہوئے وہی سوال کیا جو پہلے شخص نے کیا تھا، تو اسے آپ نے فرمایا: "اس کے لئے طوبیٰ ہے، پھر اس کے لئے طوبیٰ ہے" [مسند احمد: ۱۷۳۸۸، الطبرانی: ۲۲/۷۴۲۔ البزار: ۲۷۶۹ (کشف الأستار)، مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۸: إسنادہ حسن]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں اور بھی بہت ساری احادیث کتبِ حدیث میں موجود ہیں، بلکہ شیخ الإسلام ابن تیمیہؒ کا کہنا ہے کہ

"صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب اور ان کی تعریف میں اور اسی طرح ان کی صدی کی دوسری صدیوں پر فضیلت کے بارے میں احادیث مشہور بلکہ متواتر درجہ کی ہیں، لہٰذا ان کی عیب گیری کرنا دراصل قرآن وسنت میں عیب جوئی کرنا ہے۔" [مجموع الفتاوی: ۴/۴۳۰]

یادرہے کہ یہ وہ احادیث تھیں جو عموماً تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں ہیں، اور بعض احادیث خصوصاً بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بھی ہیں، ان میں سے چند احادیث کا تذکرہ آئندہ صفحات میں آئے گا۔ ان شاء اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے فضائل

خلفاء راشدین :① حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ② حضرت عمر رضی اللہ عنہ ، ③ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ④ حضرت علی رضی اللہ عنہ

اہل السنۃ والجماعۃ اس بات پر متفق ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل صحابی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہی خلیفۂ اول ہیں۔ اور ان کا یہ استحقاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث سے ماخوذ ہے۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت کے دوران لوگوں کی امامت کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو حکم دیا ، یہ اس بات کی طرف واضح اشارہ تھا کہ جو شخص آپ کی حیات میں امامت کا مستحق ہے وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت کا سب سے پہلا حقدار ہے.

اور صحیح بخاری میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ آنے کا حکم دیا، اس نے پوچھا: اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِنْ لَّمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ)

''اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔'' [بخاری: ۳۶۵۹]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث واضح نص ہے اس بات پر کہ خلافت کے سب سے پہلے حقدار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ اور اسی بات پر سقیفہ بنوساعدہ کے اجتماع میں شریک ہونے والے تمام مہاجرین وانصار نے اتفاق کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی، جیسا کہ صحیح بخاری میں مروی ہے۔ [بخاری: کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا: ۳۶۶۸]

اور اہل السنۃ والجماعۃ کا بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، ان کے بعد تیسرے خلیفہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، اور ان کے بعد چوتھے خلیفہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ [عقیدۃ أھل السّنۃ والجماعۃ فی الصحابۃ: ۵۱۴/۲]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❶ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

تمام اہل السنۃ والجماعۃ کا اتفاق ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل صحابی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، آپ کے بعض فضائل مختصراً کچھ یوں ہیں۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ نے آزاد لوگوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا، اور پھر اسلام کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ [البخاری: ۳۶۶۰]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

(إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْلِي صَاحِبِيْ؟)

"مجھے اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجا تو تم نے مجھے جھٹلا دیا، جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میری تصدیق کی اور اپنے نفس اور مال کے ساتھ میری ہمدردی کی، تو کیا تم میرے ساتھی کو میری خاطر چھوڑ سکتے ہو؟" [البخاری: ۳۶۶۱]

اور حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِيْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَکْرٍ)[البخاری: ۳۶۵۴، مسلم: ۲۳۸۲]

”میرا ساتھ نبھانے اور مال خرچ کرنے میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہے، اور اگر میں اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بناتا، لیکن اسلامی بھائی چارہ اور اس کی محبت ہی کافی ہے، مسجد کے تمام دروازوں کو بند رکھا جائے سوائے بابِ ابو بکر کے“.

☆ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ محض اللہ تعالی کی رضا کیلئے غلاموں کو آزاد کراتے تھے.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وہ سات غلام آزاد کرائے جنھیں اللہ تعالی پر ایمان لانے کی پاداش میں عذاب دیا جاتا تھا، ان میں سے ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اسی طرح حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہیں. [مستدرک حاکم ۲۸۴/۳: صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی]

☆ آپ رضی اللہ عنہ ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے رہے. [البخاری: ۳۸۵۶]

☆ آپ رضی اللہ عنہ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے حتی کہ سفر ہجرت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ ہی کو اپنا رفیقِ سفر بنایا. [البخاری: ۳۶۵۲]

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو بشارت دی کہ آپ کو جنت کے ہر دروازے سے پکارا جائے گا کہ آپ جنت میں آجائیں. [البخاری: ۳۶۶۶]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تمام اعمالِ خیر میں دوسروں سے سبقت لے جاتے تھے.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کون ہے جو روزے سے ہو؟''

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں روزے سے ہوں.

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے نمازہ جنازہ اور تدفینِ میت میں شرکت کی؟''

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے.

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟''

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے.

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟''

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے.

تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: (مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِىءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)

''یہ خصلتیں جس میں جمع ہو جائیں وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا''. [مسلم: ۱۰۲۷]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ محبوب تھے.

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ (أَیُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَیْكَ ؟)

"آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں.

میں نے کہا: مردوں میں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں.

میں نے کہا: پھر کون ہیں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں.

[البخاری: ۳۶۶۲، مسلم: ۲۳۸۴]

تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کی گواہی دیتے ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دیتے تھے، چنانچہ ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل قرار دیتے تھے اور ان کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، ان کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو افضل تصور کرتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے. [البخاری: ۳۶۵۵]

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل سمجھتے تھے

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟

تو انھوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں.

میں نے کہا: پھر کون ہے؟

انھوں نے کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں.

پھر مجھے خدشہ ہوا کہ اس کے بعد کہیں وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام نہ لے لیں تو میں نے کہا: پھر آپ ہیں؟

انھوں نے کہا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام شخص ہوں.

[البخاری: ۳۶۷۱، ابوداود: ۴۶۲۹]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل

تمام اہل السنۃ والجماعۃ اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سب سے افضل صحابی ہیں اور وہی ان کے بعد مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے، ان کے چند فضائل یہ ہیں:

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسلام کو غلبہ دینے کی دعا کرتے تھے.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا یوں فرمائی: (اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِيْ جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ) وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ.

''اے اللہ! ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے جو آپ کو زیادہ محبوب ہو اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ زیادہ محبوب تھے. [ترمذی: ۳۶۸۱، ۳۶۸۳ باسناد حسن]

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمان طاقتور ہو گئے

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ)

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا تب سے ہم طاقتور ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔'' [البخاری: ۶۳۸۴]

وہ مزید کہتے ہیں: ''ہم بیت اللہ میں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا، چنانچہ ان کے اسلام قبول کرنے کے بعد ہم اس میں نماز پڑھنے لگے۔'' [طبقات ابن سعد ۳/۱/۱۹۳]

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل دیکھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور ایک عورت ایک محل کے ایک کونے میں بیٹھی وضو کر رہی ہے، میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے جواب دیا: یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے، تو عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کو یاد کرکے میں وہاں سے چلا گیا۔'' [البخاری: ۳۶۸۰، مسلم: ۲۳۹۵]

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو موقف اختیار کرتے اس کی تائید میں قرآن مجید نازل ہو جاتا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور ان کے دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔'' [ترمذی: ۳۶۸۲ وغیرہ باسناد صحیح لغیرہ]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں:

"جب بھی لوگوں کو کوئی مسئلہ پیش آتا جس میں آراء مختلف ہوتیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کوئی اور رائے پیش کرتے تو قرآن مجید انہی کی رائے کی تائید میں نازل ہو جاتا"۔ [رواہ احمد فی المسند ۲/۹۵ وغیرہ باسناد حسن]

☆ شیطان بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دور بھاگتا تھا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ)

"اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب آپ کو کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ بھی آپ کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستے پر چلا جاتا ہے۔" [البخاری: ۳۶۸۳، مسلم: ۲۳۹۶]

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مداح تھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیلئے اُس وقت دعا کر رہے تھے جب آپ کو چارپائی پر لٹایا گیا تھا، اچانک میرے پیچھے سے ایک شخص نے اپنی کہنی میرے کندھوں پر رکھی اور یوں دعا کی:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، مجھے اللہ تعالیٰ سے امید تھی کہ وہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی جمع کر دے گا، کیونکہ میں اکثر وبیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ سنا کرتا تھا کہ "میں، ابو بکر اور عمر تھے، میں، ابو بکر اور عمر نے یوں کیا، میں، ابو بکر اور عمر گئے۔" تو اسی لئے مجھے پوری امید تھی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھیوں کے ساتھ ہی اکٹھا کر دے گا۔"

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے جو یہ دعا کر رہے تھے. [البخاری: ۳۶۷۷، مسلم: ۲۳۸۹]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل

اہل السنۃ والجماعۃ بالاتفاق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سب سے افضل صحابی ہیں اور وہی مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیوں کا نکاح ان سے کیا تھا۔ اسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کو ''ذوالنورین'' کہا جاتا تھا، آپ کے کچھ دیگر فضائل یوں ہیں:

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے اس کے دروازے پر رہنے کا حکم دیا، چنانچہ ایک شخص آیا اور اس نے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اجازت دے دو اور اسے جنت کی بشارت بھی سنا دو۔'' میں نے دیکھا تو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔

پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اجازت دے دو اور اسے بھی جنت کی بشارت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا دو۔'' میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اجازت دے دو اور اسے جنت کی بشارت بھی سنا دو، اور اسے آگاہ کرو کہ اس پر ایک مصیبت نازل ہوگی۔'' میں نے دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ [البخاری: ۳۶۹۵، مسلم: ۲۴۰۳]

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بڑے باحیا تھے حتی کہ فرشتے بھی ان سے حیا کرتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ ہی کے متعلق ارشاد فرمایا تھا:

(أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ) [مسلم: ۲۴۰۱]

''کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟''

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہی بئر رومہ کو خرید کر وقف کیا اور جیش العسرۃ کو تیار کیا۔

ابو عبد الرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ جب سبائیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا تو آپؓ نے ایک دن ان کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میں تمھیں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمھیں یہ معلوم نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''جو شخص بئر رومہ کو خرید کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وقف کردے) تو اس کیلئے جنت ہے۔'' چنانچہ میں نے اسے خریدا اور وقف کردیا؟ اور کیا تم یہ نہیں جانتے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا: ''جو آدمی (غزوۂ تبوک کیلئے) جیش العسرۃ کو (جنگی ساز وسامان اور سواری وغیرہ دے کر) تیار کرے تو اس کیلئے جنت ہے۔'' چنانچہ میں نے فوج کو تیار کیا؟ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: ان لوگوں نے کہا: ہاں واقعتاً آپ نے ہی ایسا کیا تھا

[البخاری: ۲۷۷۸]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

اہل السنۃ والجماعۃ اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سب سے افضل صحابی ہیں، اور وہی خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم میں چوتھے خلیفہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے، آپؓ نے بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بھی تھے کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بیوی تھیں، آپ کے کچھ فضائل یوں ہیں۔

☆ **حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے محبت تھی.**

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ارشاد فرمایا تھا: (لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ) [البخاري: ۴۲۱۰، مسلم: ۲۴۰۶]

''کل میں ایک ایسے شخص کو جھنڈا دونگا جس کے ہاتھوں اللہ تعالی فتح نصیب کرے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا سونپ دیا.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہی نبی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

(أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ)

''تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں''. [البخاری: ۴۲۵۱]

نیز فرمایا تھا: (مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)

''جس کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے دوست ہیں، (یعنی مجھے دوست بنانے کا تقاضا یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی دوست بنایا جائے) اے اللہ! اس شخص کو اپنا دوست بنا لے جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست بنائے، اور اس سے دشمنی کر جو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی کرے''. [مسند احمد: ۴/۳۷۰ باسناد صحیح]

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

(مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِيْ) ''جس شخص نے علی رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا مجھے اذیت پہنچائی۔'' [احمد فی فضائل الصحابۃ: ۱۰۷۸ باسناد حسن]

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت ایمان اور ان سے بغض منافقت ہے

خود حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

''اس ذات کی قسم جو دانے کو پھاڑ دیتا ہے (اور اس سے فصل وغیرہ اگاتا ہے) اور جو انسان کو پیدا کرتا ہے! نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ صرف مومن ہی مجھ سے محبت کرے گا، اور وہ منافق ہی ہو گا جو مجھ سے بغض رکھے گا۔" [مسلم: ۷۸]

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرۃ مبشرۃ والی حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لے کر انھیں جنتی قرار دیا۔ [مسند احمد: ۱/ ۱۸۸ باسناد صحیح]

☆ ایک اور بشارت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حراء پر تھے، آپ کے ساتھ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے، یہ سب حضرات جس چٹان پر کھڑے تھے اس نے حرکت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ) [مسلم: ۲۴۱۷]
" آرام سے رہو کیونکہ تم پر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ☆وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾[الأحزاب:۳۲-۳۳]

ترجمہ: ''اے پیغمبر کی بیویو! تم دیگر عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم لہجہ میں باتیں نہ کرو تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح جاہلیت (کے دنوں) میں عورتیں اظہارِ زینت کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔ اور نماز پڑھتی رہو، زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔ اے (پیغمبر کے) اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دُور کردے اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے۔''

ان آیات میں ﴿أهل البيت﴾ سے مراد سب سے پہلے نبی کریم ﷺ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) ہیں کیونکہ:

① آیاتِ کریمہ کا سیاق وسباق ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) ہی کے بارے میں ہے، چنانچہ ﴿أهل البيت﴾ کا ذکر کرنے سے پہلے بھی بار بار ''اے پیغمبر کی بیویو'' کہہ کر ان کو مخاطب کیا گیا اور بعد میں بھی کتاب وحکمت کی تلاوت کا حکم انہی کو دیا گیا ہے۔

② ﴿أهل البيت﴾ میں ''بیت'' سے مراد خود نبی کریم ﷺ ہی کا گھر ہے جس میں اُس وقت سوائے آپ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کے اور کوئی ساکن نہ تھا۔

③ جب ﴿أهل البيت﴾ ''گھر والے'' کہا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس سے بیوی مراد لی جاتی ہے جو گھریلو امور کو چلاتی ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی دلیل سورۃ ہود کی یہ آیات کریمہ ہیں:

﴿وَامْرَأَتُهُ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَّرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ☆ قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَّهَـٰذَا بَعْلِي شَيْخًا إِنَّ هَـٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ☆ قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ﴾ [هود: ۷۱۔۷۳]

''اور ابراہیم کی بیوی (جو پاس) کھڑی تھی ہنس پڑی تو ہم نے اُس کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسحٰق کی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی۔ اُس نے کہا: اے ہے میرے بچہ ہوگا؟ میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں، یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ انھوں نے کہا: کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟ اے اہلِ بیت! تم پر اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہیں وہ تعریف کا سزاوار اور بزرگوار ہے۔"

ان آیات میں ﴿أھل البیت﴾ سے مراد یقینی طور پر سب سے پہلے حضرت سارہؑ ہیں کیونکہ ان میں انہی کو خطاب کیا جا رہا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ سورۃ احزاب کی مذکورہ آیات میں ﴿أھل البیت﴾ سے مراد سب سے پہلے آنحضور ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔

بعض لوگ (حدیث الکساء) یعنی چادر والی حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے دعوی کرتے ہیں کہ ﴿اھل البیت﴾ سے مراد صرف وہی حضرات ہیں جو اس چادر میں تھے، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ۔

حالانکہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرکے ان حضرات کو بھی اہلِ بیت میں شامل فرمایا۔ حدیث کے الفاظ ملاحظہ کیجیے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے سیاہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کڑھائی والی چادر اوڑھ رکھی تھی، چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انھیں اس میں داخل کرلیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بھی اس میں داخل ہوگئے، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ نے انھیں بھی اس میں داخل کرلیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انھیں بھی اس کے اندر داخل کرلیا، اس کے بعد فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ یعنی "اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تم سے ناپاکی کو دور کرکے اچھی طرح پاک کرنا چاہتا ہے۔" [مسلم: ۲۴۲۴]

اور اس سے زیادہ واضح الفاظ حدیثِ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہیں، چنانچہ وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تھے، اسی دوران حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کچھ کھانا لیکر آپ کے پاس آئیں، تو آپ نے فرمایا: "جاؤ اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں کو بھی لے کر آؤ۔" اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی آگئے، چنانچہ ان سب نے اُسی کھانے میں سے کھانا شروع کردیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر پر تشریف فرما تھے اور میں اُس وقت نماز پڑھ رہی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کا جو حصہ بچا ہوا تھا اسے پکڑا اور ان حضرات کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھانپ دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ باہر نکالا اور اسے آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے دو مرتبہ یوں دعا کی:

(اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ ، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا)

"اے اللہ! یہ بھی میرے گھر والے اور میرے خاص لوگ ہیں، لہذا ان سے بھی ناپاکی کو دور کردے اور انھیں اچھی طرح سے پاک کردے۔"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنا سر اسی چادر میں داخل کیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (إِنَّكِ إِلٰى خَيْرٍ إِنَّكِ إِلٰى خَيْرٍ) "آپ تو خیر کی طرف ہیں ہی۔" یعنی آپ تو پہلے ہی اہل بیت میں شامل ہیں.

[مسند احمد ج ۴۴ ص ۱۱۸: ۲۶۵۰۸، الأرناؤط: حدیث صحیح]

اسی طرح یہ حدیث عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے (حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے) بیٹے تھے اور انھیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پرورش پانے کا شرف حاصل ہوا۔ [ترمذی: ۳۲۰۵۔ وصححہ الألبانی]

نیز یہ حدیث حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں: (اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِيْ ، وَأَهْلُ بَيْتِيْ أَحَقُّ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ! یہ بھی میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت (اس تکریم کے) زیادہ حقدار ہیں".

[مسند احمد ج ۲۸ ص ۱۹۵: ۱۶۹۸۸۔ الأرناؤط: حدیث صحیح]

فضائل ازواج مطہرات (رضی اللہ عنھن)

جب قرآن وحدیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اہل بیت میں سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں تو لیجئے ان کے وہ فضائل ملاحظہ کیجئے جو ان سب کیلئے عام ہیں:

① نبی کریم ﷺ کی تمام بیویاں مطہرات ہیں یعنی ناپاک افعال اور ناپاک اخلاق وکردار سے مکمل طور پر پاک ہیں۔ اس کی دلیل سورۃ احزاب کی وہی آیات ہیں جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ لہذا ازواج مطہراتؓ میں سے کسی ایک کو نشانہ بنانا یا ان پر طعنہ زنی کرنا قطعا درست نہیں ہے۔

② ازواج مطہراتؓ مومنوں کی مائیں ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾ [الأحزاب:٦]

ترجمہ: "پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور ان کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں".

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے پیغمبر اعظم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے، لہذا جو لوگ سچے ایمان والے ہیں وہ تو یقینی طور پر انھیں اپنی ماؤں کی طرح ہی سمجھتے ہیں کہ جس طرح وہ اپنی حقیقی ماؤں کا دل کی گہرائیوں سے احترام کرتے ہیں اسی طرح وہ آنحضور ﷺ کی ازواج کا بھی دل کی گہرائیوں سے احترام کرتے ہیں، اور جس طرح وہ اپنی ماؤں کو برا بھلا نہیں کہتے اور اگر کوئی شخص زبان درازی کرتے ہوئے ان کی ماؤں کو برا بھلا کہے تو وہ اسے قطعا برداشت نہیں کرتے، اسی طرح وہ نہ خود ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو برا بھلا کہنا گوارا کرتے ہیں اور نہ ہی کسی اور آدمی کی زبان درازی کو برداشت کرتے ہیں۔

اور چونکہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن مومنوں کی مائیں ہیں اس لئے اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ان سے نکاح کرنا حرام کر دیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴾ [الأحزاب: ۵۳]

''اور تم کو یہ شایاں نہیں کہ پیغمبر الٰہی کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو، بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑا (گناہ کا کام) ہے۔''

③ ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کو جب یہ اختیار دیا گیا کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ یا تو دنیا کی زیب وزینت کو چن لیں اور پھر آپ ﷺ تمھیں بھلے طریقے سے رخصت کردیں، یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور آخرت کا گھر چن لیں تو ان سب نے بلا تامل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور آخرت کے گھر کو چن لیا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سب دنیا کی آسائشوں کی بجائے اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی رضا کی متمنی اور آخرت کی نعمتوں کی طلبگار تھیں.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ☆ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ۲۸-۲۹]

ترجمہ: ”اے پیغمبر! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت و آرائش کی طلبگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں ۔ اور اگر تم اللہ اور اُس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی جنت) کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکوکار ہیں اُن کیلئے اللہ نے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ اپنی بیویوں کو اختیار دیں تو آپ ﷺ نے مجھ سے ابتداء کی اور فرمایا: ''میں تم سے ایک بات کرنے لگا ہوں، تم اپنے والدین سے مشورہ کیۓ بغیر جلد بازی نہ کرنا۔'' حالانکہ آپ ﷺ کو یہ معلوم تھا کہ میرے والدین مجھے آپ سے علیحدگی اختیار کرنے کا مشورہ قطعاً نہ دیں گے.

پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھ کر سنائیں، تو میں نے کہا: میں والدین سے کس بات کا مشورہ کروں؟ میں تو اللہ، اس کے رسول ﷺ اور دارِ آخرت کو ہی چاہتی ہوں۔

پھر آپ ﷺ کی تمام بیویوں نے وہی جواب دیا جو میں نے دیا تھا.

[البخاری: ۴۷۸۶، مسلم: ۱۴۷۵]

④ اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو دوگنا اجر دینے کا وعدہ فرمایا ہے:

﴿ وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ﴾ [الأحزاب: ۳۱]

''اور جو تم میں سے اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی اور نیک عمل کرتی رہے گی اُس کو ہم دُگنا ثواب دیں گے اور اُس کیلئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔''

⑤ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن عام عورتوں کی طرح نہیں، بلکہ ان سے کہیں زیادہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر اور افضل ہیں ، کیونکہ ایک تو انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر ان پر ایمان لانے کا شرف حاصل ہے ۔ اور دوسرا انھیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں آنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی.

فرمان الٰہی ہے:

﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ﴾ [الأحزاب:۳۲]

''اے پیغمبر کی بیویو! تم دیگر عورتوں میں سے کسی عورت کی طرح نہیں ۔''

⑥ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی فضیلت میں یہی کافی ہے کہ اللہ تعالی نے انھیں دنیا میں امام الأنبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بنایا اور آخرت میں بھی وہ سید البشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بیویاں ہونگی اور انہی کے ساتھ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے شدید محبت تھی اور اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کئی بشارتیں سنائیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آپ کے پاس بیٹھی تھیں، ان میں سے کوئی ایک بھی (اپنے گھر کو) نہیں گئی تھی کہ اسی دوران حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتے ہوئے آئیں اور ان کی چال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے بہت زیادہ ملتی جلتی تھی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انھیں دیکھا تو فرمایا: (مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ) ''میری بیٹی! خوش آمدید'' پھر انھیں اپنی دائیں (یا بائیں) جانب بٹھا دیا، اس کے بعد ان سے سرگوشی کے انداز میں کوئی بات کی جس سے وہ بہت زیادہ رونے لگ گئیں، چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پریشانی اور گھبراہٹ کو دیکھا تو دوبارہ سرگوشی کی جس سے وہ ہنسنے لگیں۔

بعد ازاں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو میں نے کہا:

تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا تھا؟

انھوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا: فاطمہ! میں تمھیں قسم دے کر کہتی ہوں کہ میرا تم پہ حق ہے، اس لئے مجھے وہ بات ضرور بتاؤ جو تم سے رسول اللہ ﷺ نے سرگوشی کے انداز میں کی تھی۔

تو انھوں نے کہا: ہاں اب بتا سکتی ہوں، پہلی مرتبہ جب آپ ﷺ نے سرگوشی کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا:

"جبریلؑ ہر سال ایک یا دو مرتبہ میرے پاس قرآن کی دہرائی کیلئے آتے تھے جبکہ اس سال دو مرتبہ آئے ہیں، اور میں سمجھتا ہوں کہ میرا اجل قریب آچکا ہے، لہذا تم اللہ تعالی سے ڈرتی رہنا اور صبر کا مظاہرہ کرنا، کیونکہ میں تمھارے لئے سب سے اچھا آگے جانے والا ہوں۔"

یہ سن کر میں رونے لگ گئی تھی.

پھر جب آپ ﷺ نے میری گھبراہٹ کو دیکھا تو فرمایا:

"اے فاطمہ! کیا تمھیں یہ بات پسند نہیں کہ تم تمام مومنوں کی خواتین کی سردار ہو۔" یا آپ نے فرمایا: "تم اس امت کی عورتوں کی سردار ہو".

یہ سن کر میں خوش ہوگئی. [البخاری: ۶۲۸۵۔۶۲۸۶، مسلم: ۲۴۵۰]

اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نَزَلَ مَلَكٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَاسْتَأْذَنَ اللّٰهَ أَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ، لَمْ يَنْزِلْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَهَا ، فَبَشَّرَنِيْ أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)

''ایک فرشتہ پہلی مرتبہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اللہ تعالی سے اجازت طلب کی کہ وہ آ کر مجھے سلام کہے، چنانچہ اس نے مجھے بشارت دی کہ فاطمہ اہلِ جنت کی خواتین کی سردار ہونگی۔'' [مستدرک حاکم باسناد صحیح]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت ، صفات عالیہ اور آپ کے حسن اخلاق سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی تھیں ، اور ان کا انداز گفتگو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انداز گفتگو سے ملتا جلتا تھا۔ اور وہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آپ ان کی طرف چل کر جاتے اور ان کا استقبال کرتے ، پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کا بوسہ لیتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے ، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب ان کے پاس جاتے تو وہ بھی ان کی طرف چل کر جاتیں اور ان کا استقبال کرتیں ، پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کا بوسہ لیتیں اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

[ابوداود: ۵۲۱۷ ، ترمذی: ۳۸۸۱ ۔ وصححہ الألبانی]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل

① نوجوانانِ جنت کے سردار

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ ، اِسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)

’’بے شک یہ فرشتہ آج رات زمین پر نازل ہوا اور اس سے پہلے یہ کبھی زمین پر نہیں آیا تھا، اس نے اللہ تعالیٰ سے مجھ سے ملاقات کرنے کی اجازت طلب کی ،تو اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لئے یہ خوشخبری دے کر بھیجا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہونگی ، اور حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) جنت کے نوجوانوں کے سردار ہونگے ۔‘‘[الترمذی:۳۷۸۱ وصححہ الألبانی]

② دو پیارے پیارے پھول

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حالتِ احرام میں اگر کوئی آدمی ایک مکھی کو ماردے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا: اہلِ عراق مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں حالانکہ وہ تو نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قاتل ہیں!

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(هُمَا رِيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا) [البخاری: ۳۷۵۳، ۵۹۹۴]

”یہ (حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔“

سنن ترمذی میں اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ اہلِ عراق میں سے ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر مچھر کا خون کپڑے پر لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا: اس آدمی کو دیکھو! یہ مچھر کے خون کے متعلق سوال کرتا ہے جبکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشے کو قتل کیا، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا:

(إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا)

”بے شک حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔“

[الترمذی: ۳۷۷۰ وصححہ الألبانی]

③ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے شدید محبت

عطاء بن یسارؒ کہتے ہیں کہ ایک صحابی نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: (اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا) یعنی ”اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، لہذا تو بھی ان سے محبت کر“. [مسند احمد ج ۳۸ ص ۲۱۱: ۲۳۱۳۳۔ وإسنادہ صحیح، ورواہ الترمذی عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ: ۳۷۸۲ وصححہ الألبانی فی الصحیحۃ: ۲۷۸۹]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے، ایک آپ ﷺ کے ایک کندھے پر اور دوسرے آپ ﷺ کے دوسرے کندھے پر تھے، اور آپ ﷺ کبھی ان سے پیار کرتے اور کبھی ان سے، چنانچہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ان سے محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِيْ ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِيْ)

یعنی "جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔" [رواہ احمد ج ۱۵ص ۴۲۰: ۹۶۷۳، وج ۱۳ص ۲۶۰: ۷۸۷۶، وابن ماجہ باختصار: ۱۴۳ وحسنہ الألبانی]

آپ ﷺ کو اپنے ان دونوں نواسوں سے کس قدر شدید محبت تھی اس کا اندازہ آپ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا خطبہ چھوڑ کر انہیں اٹھانے کیلئے منبر سے نیچے اترتے، انہیں اٹھاتے اور پھر منبر پر جا کر اپنا خطبہ مکمل کرتے، جیسا کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اس دوران حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما نمودار ہوئے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں، اور وہ ان میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار بار پھسل رہے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اترے، اپنا خطبہ روک دیا، انہیں اٹھایا اور اپنی گود میں بٹھا لیا، پھر آپ ﷺ انہیں اٹھائے ہوئے منبر پر چڑھے، پھر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ ''بے شک تمھارے اموال اور تمھاری اولاد آزمائش ہیں۔'' میں نے انہیں دیکھا تو مجھ سے رہا نہ جا سکا۔''

پھر آپ ﷺ نے اپنا خطبہ مکمل فرمایا.

[ابو داؤد: ۱۱۰۹، النسائی: ۱۴۱۳، ابن ماجہ: ۳۶۰۰۔ وصححہ الألبانی]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص شیخین (ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ) کے درمیان تعلقات

اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک عمومی وصف یہ بیان کیا ہے کہ وہ ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ ''آپس میں رحم دل ہیں۔''

اس بناء پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں شیر وشکر تھے، ان کے درمیان پیار ومحبت کی فضا قائم تھی، وہ سب ایک دوسرے کے خیر خواہ تھے اور ان کے مابین برادرانہ اور دوستانہ تعلقات تھے۔

خاص طور پر اہل بیت رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان نہایت خوشگوار تعلقات تھے، وہ سب ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے اور باہمی حقوق کی پاسداری کرتے تھے۔

اسی طرح شیخین (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اور حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مابین بھی مثالی تعلقات تھے، شیخین رضی اللہ عنہما حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم کا دل کی گہرائیوں سے احترام کرتے تھے، خود بھی ان کے حقوق ادا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ اور اسی طرح حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم بھی شیخین کے مقام ومرتبہ کو تسلیم کرتے اور ان کے حقِ خلافت کو مانتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ سے ان کا جو حصہ ہے وہ انھیں دیا جائے، اس کے علاوہ جو مال فیئ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا، اور مدینہ اور فدک میں جو صدقات کے اموال جمع تھے اور خیبر کے پانچویں حصہ سے جو کچھ باقی تھا اس سے بھی انھوں نے اپنا حصہ طلب کیا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ (لَا نُوْرَثُ ، مَا تَرَکْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ) ''ہمارا کوئی وارث نہیں اور ہم نے جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے''.

ہاں، آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اِس اللہ کے دیئے ہوئے مال سے بس کھا سکتے ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں، اور میں اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات میں کوئی تبدیلی کرنے والا نہیں، وہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھے اسی طرح رہیں گے، اور میں ان میں وہی کام کرونگا جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ مسنونہ پڑھا اور کہا:

''اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت کے معترف ہیں تاہم ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا شرف حاصل ہے اور ہمارے کچھ حقوق ہیں''.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

(وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم أَحَبُّ إِلَیَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ)

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا مجھے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے زیادہ محبوب ہے“. [البخاری: ۳۷۱۱، مسلم: ۱۷۵۹]

اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں نے ایک دوسرے کیلئے اچھے جذبات کا اظہار کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اعتراف کیا، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو اپنے رشتہ داروں سے بھی زیادہ محبوب قرار دیا اور ان کے حقِ صلہ رحمی کو اپنے رشتہ داروں کے حقِ صلہ رحمی سے زیادہ اہم قرار دیا.

نیز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

(أُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ أَھْلِ بَیْتِہٖ) [البخاری: ۳۷۱۳]

”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا خصوصی خیال رکھا کرو“.

اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مرض الموت میں مبتلا ہوئیں تو حضرت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو ان کی تیمار داری کیلئے ان کے ہاں بھیجا جو ان کی وفات تک ان کے پاس رہیں، پھر ان کی تجہیز و تکفین میں بھی شریک ہوئیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان دو گھرانوں کے درمیان گہرے تعلقات تھے.

اِس کے بعد جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو ان کی بیوہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی تھی اور ان سے ان کا ایک بیٹا بھی پیدا ہوا جس کا نام یحیٰ تھا.

یاد رہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، اور جب یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں تو اُس وقت ان کے ساتھ ان کا ایک بیٹا محمد بن ابی بکر بھی تھا جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ تربیت حاصل کی.

اور جہاں تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے مابین تعلقات کی نوعیت کا سوال ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے درمیان بھی محبت بھرے تعلقات قائم تھے اور ان میں گہرا انس وپیار پایا جاتا تھا، یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اہل بیت رضی اللہ عنہم کیلئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصی وظائف کا اجراء کیا تھا، اور جب مملکتِ فارس فتح ہوئی اور کسریٰ کی کچھ پوتیاں مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو دے دی جس سے انھوں نے شادی کر لی تھی اور اسی سے ان کے صاحبزادے علی زین العابدینؒ پیدا ہوئے جنھیں بعض لوگوں کے ہاں چوتھے امام کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے ۔ تو اِن لوگوں کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ ان کے امام کی والدہ وہ تھیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ہبہ کی گئی تھیں.

اہل بیت رضی اللہ عنہم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مابین گہرے تعلقات کے پیشِ نظر ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی لختِ جگر حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کی تھی ، اور ظاہر ہے کہ بندہ اپنی بیٹی کی شادی اسی گھر میں کرتا ہے جس سے اس کو محبت ہوتی ہے اور کوئی بھی شخص اپنی بیٹی کا نکاح اپنے مخالفوں کو نہیں دیتا۔

اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد میں سے تین بچوں کے نام ابو بکر، عمر اور عثمان رکھے ، یہ تینوں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ میدان کربلا میں شہید ہوئے تھے.

اسی طرح حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دو بچوں کے نام ابو بکر اور عمر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے، اور یہ دونوں بھی شہدائے کربلا میں شامل ہیں۔

اسی طرح حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ایک بیٹے کا نام عمر رکھا.

اور ظاہر ہے کہ بندہ اپنی اولاد کے نام انہی کے ناموں پہ رکھتا ہے جن سے اس کو محبت ہوتی ہے، اپنے دشمنوں کے ناموں پر کوئی بھی شخص اپنی اولاد کے نام نہیں رکھتا.

اس کے علاوہ ہم محمد بن حنفیہؒ کا وہ واقعہ پہلے ذکر کر چکے ہیں جس میں انھوں نے اپنے والد گرامی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، انھوں نے کہا: پھر کون ہیں؟ تو آپؓ نے جواب دیا کہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) کو اپنے سے افضل سمجھتے تھے۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وہ روایت بھی ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کیلئے دعا کر رہے تھے، آپؓ کو ایک چارپائی پر لٹایا گیا تھا، اچانک ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور میرے کندھوں پر اپنی کہنی رکھ کر کہنے لگا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے عمر! اللہ تعالی آپ پر رحم فرمائے ، مجھے اللہ تعالی سے یہی امید تھی کہ وہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی ملا دے گا ، کیونکہ میں اکثر وبیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کرتا تھا کہ ''میں ، ابوبکر اور عمر تھے ، میں ، ابوبکر اور عمر نے یوں کیا ، میں ، ابوبکر اور عمر گئے''. تو اسی لئے مجھے پوری امید تھی کہ آپ کو اللہ تعالی آپ کے ساتھیوں کے ساتھ ہی اکٹھا کردے گا۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے جو یہ دعا کر رہے تھے . [البخاری : ٣٦٧٧، مسلم : ٢٣٨٩]

ان دونوں روایات سے ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے معترف تھے ، اور ان کے اور شیخین کے درمیان خصوصا ، اور ان کے اور تمام اہل بیت رضی اللہ عنہم کے درمیان عموما بڑے اچھے مراسم تھے اور وہ سب ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے ، ان کے مابین شادیاں ہوئیں ، اہل بیت رضی اللہ عنہم نے پہلے تین خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ناموں پر اپنی اولاد کے نام رکھے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ انھیں اپنے سے افضل اور بہتر سمجھتے تھے ۔ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اہل بیت رضی اللہ عنہم کے حقوق ادا کرتے تھے اور ان کے مقام ومرتبہ کو تسلیم کرتے تھے .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مابین پیار ومحبت

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مابین تعلقات کا سوال ہے تو وہ بھی نہایت شاندار تھے اور ان کے درمیان بھی پیار ومحبت پر مبنی مراسم تھے۔ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہل بیت کے فضائل میں متعدد احادیث روایت کی ہیں، مثلاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں وہ حدیث جسے ہم ان کے فضائل کے ضمن میں ذکر کر چکے ہیں اور جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات (رضي الله عنهن) کی موجودگی میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان میں سرگوشی کے انداز میں دو باتیں کیں جن کی بناء پر وہ پہلے روئیں اور بعد میں ہنس دیں، پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے ان دو باتوں کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے انھیں آگاہ کر دیا۔

اسی طرح ان کی روایات میں سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا شکل وصورت، صفات عالیہ اور حسن اخلاق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی تھیں۔ یہ روایت بھی ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

تو یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور اہل بیت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہم کے درمیان کوئی کشیدگی نہ تھی، بلکہ اس کے برعکس ان میں گہری محبت تھی اور وہ ایک دوسرے کے مقام ومرتبہ کو خوب پہچانتے تھے۔اور اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں اہل بیت رضی اللہ عنہم کے بارے میں محبت بھرے جذبات نہ ہوتے تو یقیناً وہ ان کے فضائل میں احادیث روایت نہ کرتیں.

حیرت کی بات یہ ہے کہ حدیث الکساء (یعنی چادر والی حدیث) جس کو بعض لوگ دلیل بناتے ہیں کہ اہل بیت صرف وہ حضرات ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں تھے، اِس حدیث کی کئی اسانید ہیں، سب سے صحیح سند وہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے ہے اور وہ صحیح مسلم میں موجود ہے جس کا حوالہ ہم اس رسالہ میں ذکر کر چکے ہیں۔تو یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت نہ ہو اور وہ ان کی فضیلت میں یہ حدیث روایت کریں؟ نیز یہ بات کیسے عقل ودانش کے مطابق سمجھی جائے گی کہ چادر والی حدیث کو اپنے لئے حجت سمجھا جائے اور جس شخصیت نے اسے روایت کیا ہے اسے طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جائے؟

اور اس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کے سربراہ اور سرپرست اعلیٰ، یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ' جنھوں نے اپنی کالی چادر کو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے دونوں لختِ جگر حضرت حسن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر ڈھانپ کر اللہ تعالی سے دعا کی کہ اے اللہ! یہ بھی میرے اہل بیت ہیں، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شدید محبت کرتے تھے، اور عالم یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت میں بار بار یہ سوال کرتے تھے کہ میں کل کہاں ہونگا؟ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی امید رکھتے تھے۔ پھر جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر سر مبارک رکھے ہوئے وفات پائی، سو اہل بیت رضی اللہ عنہم کے سربراہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس قدر محبت کا اظہار کریں اور آج اہل بیت رضی اللہ عنہم کے نام لیوا لوگ ان سے بغض رکھیں اور انھیں برا بھلا کہیں! یہ یقیناً حیران کن بات ہے، اور اس پر جتنا افسوس کیا جائے اتنا کم ہے۔

یاد رہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا امام جعفر صادقؒ کے نانے (محمد بن ابی بکر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر) کی سگی بہن تھیں، اِس اعتبار سے حضرات اہل بیت اور آل الصدیق رضی اللہ عنہم کے درمیان خونی رشتہ تھا۔ اور امام جعفر صادقؒ کا شمار کبار فقہائے امت میں ہوتا ہے کیونکہ انھوں نے اپنے زمانے کے بڑے بڑے اہل علم سے استفادہ کیا مثلاً امام قاسم بن محمد بن ابی بکرؒ، عطاؒ اور زہریؒ وغیرہم۔ نیز انھوں نے عروۃ بن زبیر سے بھی علم حاصل کیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے شاگرد خاص تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بیت اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین رشتے

حضرات اہل بیت اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین پیار و محبت پر مبنی گہرے تعلقات تھے، اسی لئے ان کے آپس میں کئی شادیاں ہوئیں جن میں سے چند اہم شادیاں درج ذیل ہیں:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے درمیان شادیاں:

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں سے دو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر تھے اور دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔

پہلے دو خلفاء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر تھے، ان کی صاحبزادیاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور امہات المومنین رضی اللہ عنھن میں شامل ہوگئیں.

تیسرے اور چوتھے خلفاء حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے، اول الذکر سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور پھر ان کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا، اور ثانی الذکر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح کیا.

اہل بیت اور آلِ صدیق رضی اللہ عنہم کے درمیان شادیاں:

شمار	خاوند	بیوی
۱	حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا
۲	امام حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر
۳	اسحاق بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب	ام حکیم بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر
۴	امام محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین	ام فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق

ان چاروں رشتوں کے متعلق غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ خاوند اہل بیت رضی اللہ عنہم سے ہے اور بیوی آل صدیق رضی اللہ عنہم سے ہے، یعنی ان رشتوں کیلئے پہل اہل بیت رضی اللہ عنہم نے کی کیونکہ عموماً لڑکے والے ہی لڑکی والوں سے رابطہ کرتے ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ آل بیت اور آل صدیق رضی اللہ عنہم کے مابین گہرے تعلقات تھے.

نیز ان رشتوں میں سے آخری رشتے کے متعلق ایک خاص بات یہ ہے کہ ام فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر سے امام محمد الباقرؒ کا ایک بیٹا پیدا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا جس کا نام جعفر تھا اور جو بعد میں علم وفضل کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوئے اور امام جعفر صادق کے نام سے مشہور ہوئے ۔اور اِن کی نانی کا نام ہے: اسماء بنت عبد الرحمٰن بن ابی بکر الصدیق ۔ اسی لئے امام جعفر صادق کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ (ولدني أبو بكر مرتين) یعنی '' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے دو مرتبہ جنم دیا'' کیونکہ ایک تو ان کی والدہ ام فروۃ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پوتے کی بیٹی تھیں ، اور دوسرا اس اعتبار سے کہ ان کی نانی اسماء بنت عبد الرحمٰن بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں.

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
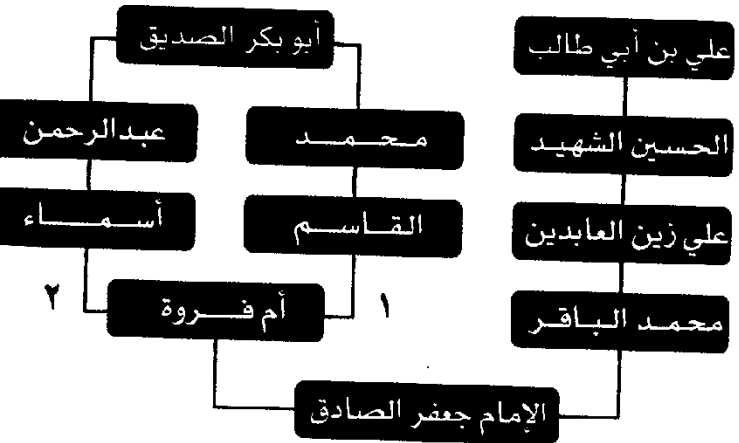
اہل بیت اور آل الخطاب رضی اللہ عنہم کے درمیان شادیاں :

شمار	اہل البیت رضی اللہ عنہم	آل الخطاب رضی اللہ عنہم
۱	حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم	حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہا
۲	الحسین بن علی بن علی زین العابدین بن الحسین	بنت خالد بن ابی بکر بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب
۳	الحسن (المثنی) بن الحسن بن علی بن ابی طالب	رملۃ بنت سعید بن زید بن نفیل العدوی
۴	ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب	عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

ان رشتوں کے متعلق غور فرمائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت اور آل الخطاب رضی اللہ عنہم کے مابین بھی گہرے مراسم تھے ، اسی لئے اہل البیت رضی اللہ عنہم کے سربراہ اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی ، یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر تھے۔ اور آخری رشتہ اِس بات کا پتہ دے رہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان بڑے اچھے تعلقات تھے جس کی بناء پر آخر الذکر صحابی نے اپنی لخت جگر کو اول الذکر صحابی کے نکاح میں دے دیا۔ یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد ٹھہرے اور وہ ان کے سسر۔ یاد رہے کہ ام کلثوم حضرت فاطمۃ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئیں .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بیت رضی اللہ عنہم اور بنی امیہ کے درمیان شادیاں :

شمار	اہل بیت رضی اللہ عنہم	بنوامیہ
۱	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا وحضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں)	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (رقیہ سے ہجرت سے پہلے اور ام کلثوم سے جنگ بدر کے بعد شادی ہوئی)
۲	زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ابو العاص بن الربیع
۳	علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	امامۃ بنت ابی العاص (زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی)
۴	خدیجہ بنت علی بن ابی طالب	عبداللہ بن عامر بن کریز الأموی
۵	رملہ بنت علی بن ابی طالب	معاویہ بن مروان بن الحکم الأموی
۶	زینب بنت الحسن (المثنیٰ) بن الحسن بن علی بن ابی طالب	الولید بن عبدالملک بن مروان
۷	نفیسہ بنت زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب	الولید بن عبدالملک بن مروان
۸	فاطمۃ بنت الحسین بن علی بن ابی طالب	عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصارِ مدینہ کے فضائل

انصارِ مدینۂ طیبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

ترجمہ: ”اور (ان لوگوں کیلئے بھی) جو ان (مہاجرین مکہ کے آنے) سے پہلے یہاں (مدینہ میں) مقیم تھے اور ایمان لا چکے تھے، وہ ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں، اور جو کچھ انہیں دیا جائے وہ اپنے دلوں میں اس کی کوئی حاجت نہیں پاتے، اور مہاجرین کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں خواہ خود فاقہ سے ہوں، اور جو لوگ اپنے نفس کی تنگی اور بخل سے بچا لئے جائیں وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔“ [الحشر: ۹]

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالی نے انصارِ مدینہ رضی اللہ عنہم کی بعض صفات حمیدہ ذکر کی ہیں اور ان کے حق میں گواہی دی ہے کہ وہ مہاجرینِ مکہ کے آنے سے پہلے ہی ایمان لا چکے تھے، اور ان میں جذبۂ ایثار وقربانی اس قدر پایا جاتا تھا کہ وہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے دلی محبت کرتے تھے۔ اور اگر مہاجرین کو مالِ غنیمت میں سے کچھ دیا جاتا تو یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصار اپنے دلوں میں کوئی تنگی یا گھٹن محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور خواہ ان کے اپنے گھروں میں حاجت اور فاقہ کشی کی صورت ہوتی یہ اپنی ذات اور اپنی ضرورتوں پر ان کو اور ان کی ضرورتوں کو ترجیح دیتے تھے اور ان کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے.

انصار مدینہ رضی اللہ عنہم کے جذبۂ ایثار وقربانی کی ویسے تو کئی مثالیں موجود ہیں، لیکن ہم یہاں صرف دو مثالیں ذکر کرتے ہیں:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، (ایک روایت کے مطابق یہ خود ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی تھے) اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں بہت بھوکا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے ہاں سے پتہ کرایا لیکن وہاں سے کچھ نہ ملا۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ایک بیوی کے گھر سے پتہ کرایا تو ہر گھر سے یہی جواب ملا کہ ان کے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: کیا کوئی ہے جو اس شخص کی مہمانی کرے؟ اللہ تعالی اس کی حالت پر رحم فرمائے (جو اس کی مہمانی کرے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ایک انصاری (حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس کی مہمانی کرونگا، پھر وہ اس شخص کو اپنے ساتھ لے گئے اور اپنی بیوی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) سے کہا: (أَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی ''یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (بھیجا ہوا) مہمان ہے، لہذا جو چیز بھی موجود ہے اسے کھلاؤ اور اس کا اکرام کرو۔''

وہ کہنے لگی: اللہ کی قسم! میرے پاس تو بمشکل بچوں کا کھانا ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا یوں کرو کہ جب بچے کھانا مانگیں تو انہیں سلا دینا اور جب ہم دونوں (میں اور مہمان) کھانا کھانے لگیں تو چراغ گل کر دینا، اس طرح ہم دونوں آج رات کچھ نہیں کھائیں گے (اور مہمان کھا لے گا) چنانچہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا چراغ کو ٹھیک کرنے کے بہانے کھڑی ہوئیں اور اسے بجھا دیا، پھر وہ دونوں اپنے مہمان کو یہ ظاہر کر رہے تھے کہ گویا وہ بھی اس کے ساتھ کھا رہے ہیں حالانکہ وہ کھا نہیں رہے تھے اور ساری رات بھوکے رہے۔

صبح جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ . أَوْ ضَحِكَ . مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ)

''فلاں مرد اور فلاں عورت پر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوا۔''

تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [بخاری: تفسیر القرآن باب ﴿ويؤثرون على أنفسهم﴾ :۴۸۸۹، ۳۷۹۸، مسلم کتاب الأشربة باب إكرام الضيف: ۲۰۵۴]

② حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے) ہمارے پاس تشریف لائے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا جو بہت مالدار تھے۔ انہوں نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں اور یہ بات انصار کو بھی معلوم ہے۔ میں اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں، ایک حصہ میرے لئے اور دوسرا آپ کیلئے۔ اس کے علاوہ میری دو بیویاں بھی ہیں، آپ کو ان دونوں میں سے جو زیادہ اچھی لگے، میں اسے طلاق دے دیتا ہوں اور جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو آپ اس سے شادی کر لیں۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: (بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ) ''اللہ تعالیٰ آپ کے گھر والوں اور آپ کے مال میں برکت دے۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ گھی اور پنیر کے مالک بن گئے، اور ابھی کچھ عرصہ ہی گذرا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زرد رنگ کے کچھ آثار دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونا دے کر ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مبارکباد دی اور فرمایا: (أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ) ''تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ذبح کرکے ہی''. [بخاری: ۳۷۸۰، ۳۷۸۱]

یہ دونوں واقعات انصار مدینہ رضی اللہ عنہم کے جذبۂ ایثار وقربانی کی شہادت دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ انصار مدینہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں چند اور احادیث بھی ملاحظہ کر لیجئے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِيْ وَادِي الْأَنْصَارِ، وَلَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ) [بخاری: ۳۷۷۹]

ترجمہ: ''اگر انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں (اور دوسرے لوگ دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں) تو میں بھی انصار کی وادی میں چلوں گا۔ اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک شخص ہوتا۔"

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ فتحِ مکہ کے دن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو مال عطا کیا تو انصار کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہماری تلواروں سے ابھی قریش کا خون بہہ رہا ہے اور ہماری غنیمتیں بھی انہی کو لوٹائی جارہی ہیں! یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا: "مجھے تمہاری طرف سے کیا بات پہنچی ہے؟"

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے، اس لئے انہوں نے اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ آپ تک جو بات پہنچی ہے وہ واقعتاً ہم نے کہی ہے، تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(أَوَ لَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلٰى بُيُوْتِهِمْ ، وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلٰى بُيُوْتِكُمْ ؟ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ)

"کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ لوگ اپنے گھروں کو مالِ غنیمت لے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر لوٹو! اگر انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں (اور لوگ دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں) تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی میں ہی چلوں گا" [بخاری: ۳۷۷۸، مسلم: ۱۰۵۹]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت اپنے ایک بچے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بات چیت کی، پھر فرمایا:

(وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ إِنَّکُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَیَّ)

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ مجھے باقی تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔'' [بخاری: ۳۷۸۶، مسلم: ۲۵۰۹]

اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن انصار مدینہ رضی اللہ عنہم یوں کہتے تھے:

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِهَادِ مَا حَیِیْنَا أَبَدًا

''ہم وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے کہ جب تک زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے۔''

اس کے جواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں ارشاد فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ إِلَّا عَیْشُ الْآخِرَة فَأَکْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

''اے اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس تو انصار اور مہاجرین کی عزت افزائی فرما۔'' [بخاری: ۳۷۹۶]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ بدر کے فضائل

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے قصہ کے آخر میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مومنوں کی خیانت کی ہے، لہٰذا مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن کو اڑا دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ) وفي رواية: (فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ)

یعنی "شاید اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف (بنظرِ رحمت) دیکھا اور پھر کہا: تم جو چاہو کرتے رہو، میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے"۔

اور ایک روایت میں ہے: "تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی ہے۔"

[البخاري . الجهاد والسير ، باب الجاسوس ، حديث ۳۰۰۷، مسلم :كتاب فضائل الصحابة . باب فضل أهل بدر ، حديث :۲۴۹۴]

اور رفاعہ بن رافع الزرقی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے جو اہلِ بدر میں سے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: اہلِ بدر کا آپ کے ہاں کیا مرتبہ ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مسلمانوں میں سب سے افضل ہیں، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اسی طرح فرشتوں میں سے بھی وہ فرشتے سب سے افضل ہیں جو بدر میں شریک ہوئے۔"

[البخاري . كتاب المغازي ، باب شهود الملآئكة بدرا ، حديث :۳۹۹۲]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ اُحد کے فضائل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ ، تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا ، وَتَأْوِي إِلٰى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ ، فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ قَالُوا : مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ ، لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ ؟ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ ، قَالَ : فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا ... ﴾

”تمہارے بھائی جب اُحد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں بھیج دیا جو جنت کی نہروں پر جاتے اور اس کے پھل کھاتے ہیں، پھر سایۂ عرش میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں کی طرف واپس آجاتے ہیں۔ پھر جب انہوں نے اپنے کھانے پینے اور اپنی نیند کی لذت محسوس کی تو کہنے لگے: ہمارے بھائیوں تک ہماری طرف سے یہ بات کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے تاکہ وہ جہاد سے منہ نہ موڑیں اور جنگ کے دوران الٹے پاؤں واپس نہ لوٹیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں انہیں تمہاری طرف سے یہ بات پہنچا دیتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کردی: (ترجمہ: اور وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے انہیں آپ مردہ نہ سمجھیں، وہ تو زندہ ہیں اور انہیں اپنے رب کے ہاں رزق دیا جاتا ہے.....الخ

[ابوداؤد : کتاب الجهاد ، باب فی فضل الشهادة ، حديث :۲۵۲۰، مسند احمد ، حديث :۲۳۸۴، حسّنه الألباني في صحيح أبوداؤد: برقم ۲۱۹۹]

بیعتِ رضوان میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل

اللہ رب العزت نے سورۃ الفتح کی متعدد آیات میں ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح وستائش کی ہے جو حدیبیہ کے مقام پر بیعتِ رضوان میں شریک ہوئے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ☆ وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴾[الفتح: ۱۸-۱۹]

ترجمہ: ’’یقیناً اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے خوش ہوگیا جو درخت تلے آپ سے بیعت کررہے تھے، ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کرلیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی، اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ حاصل کریں گے، اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔"

اس کے علاوہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ کے دن فرمایا:

(أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ) وَكُنَّا أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ

"تم آج روئے زمین پر بسنے والے تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہو"

اور اس دن ہم چودہ سو افراد تھے۔

[البخاری : كتاب المغازی ، باب غزوة الحديبية ، حديث : ۴۱۵۴، مسلم :كتاب الإمارة باب إستحباب مبايعة الإمام الجيش ، حديث :۱۸۵۶]

اور حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا)

"ان درخت والوں میں سے کوئی صحابی إن شاء اللہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا جنہوں نے اس کے نیچے بیعت کی۔" [مسلم: كتاب فضائل الصحابة . باب فضائل أصحاب الشجرة ، حديث:۲۴۹۶]

یاد رہے کہ اس حدیث میں "إن شاء اللہ" محض تبرک کے لئے ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورنہ یہ بات یقینی ہے کہ ان میں سے کوئی صحابی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔

[النووی، شرح مسلم: ۱۶/۸۵]

ان احادیث کے علاوہ دیگر کئی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل میں بھی متعدد احادیث کتب حدیث میں مروی ہیں جنہیں ذکر کرنے کا اب موقعہ نہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اخلاص ومحبت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کرنے کی توفیق دے۔ آمین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ

قارئین محترم!

آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب کے متعلق قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ کو ملاحظہ فرمایا، اب یہ بھی جان لیجئے کہ اس قدر عظیم فضائل ومناقب والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ہمارا عقیدہ کیا ہونا چاہئے۔ اور ان کے بارے میں اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ کیا تھا؟

❶ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا اور ان کے لئے دعا کرنا

اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا واجب، ان کے لئے دعا کرنا لازم اور ان سے بغض رکھنا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نوازا اور انہیں نصرتِ دین کی خاطر آپ کے ساتھ جہاد کے لئے منتخب فرمایا۔ سورۃ الحشر میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین وانصار کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَآ إِنَّكَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [الحشر: ١٠]

ترجمہ: ”اور (مالِ فئے) ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو ان کے بعد آئے، وہ (دعا) کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں معاف کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کینہ نہ پیدا کر، اے ہمارے رب! یقیناً تو بڑی شفقت والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔“

یہ آیتِ کریمہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آنے والے لوگوں کو بھی مالِ فئے کا مستحق قرار دیا ہے، لیکن اس کی ایک شرط یہ لگا دی کہ وہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے ہوں، یہی وجہ ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے والے مالِ فئے کے مستحق نہیں ٹھہرتے۔ [الجامع لأحكام القرآن: ۳۲/۱۸]

اور اسی آیت کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائے مغفرت کریں لیکن لوگوں نے انہیں بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا ہے۔“ [مسلم کتاب التفسیر باب حدّثنا يحيى بن يحيى ...... حدیث: ۳۰۲۲]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے متعلق فرمایا: (لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ)

ترجمہ: ”ان سے محبت صرف مومن ہی کر سکتا ہے ، اور ان سے بغض رکھنے والا منافق ہی ہو سکتا ہے ، اور جو ان سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا ، اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا۔“

[بخاری . کتاب مناقب الأنصار باب حب الأنصار من الإيمان :۳۷۸۳، مسلم کتاب الإيمان باب الدليل أنّ حبّ الأنصار وعلى رضى الله عنه من الإيمان ... :۷۵]

معلوم ہوا کہ اہلِ ایمان کا وطیرہ یہ ہے کہ وہ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ان کے بغض وعناد سے پاک رکھتے ہیں۔

امام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

” نحبّ أصحاب رسول الله ﷺ ، ولا نفرط فی حبّ أحد منهم ، ولا نتبرأ من أحد منهم ، ونبغض من يبغضهم وبغير الخير يذكرهم ، ولا نذكرهم إلّا بخير ، وحبّهم دين وإيمان وإحسان، وبغضهم كفر ونفاق وطغيان“[شرح العقيدة الطحاوية : ٤٦٧]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے محبت کرتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک صحابی کی محبت میں غلو نہیں کرتے، اور نہ ہی ان میں سے کسی صحابی سے براءت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور ہم ہر ایسے شخص سے بغض رکھتے ہیں جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض رکھتا ہو اور انہیں خیر کے ساتھ ذکر نہ کرتا ہو، ہم انہیں خیر کے ساتھ ہی یاد کرتے ہیں۔ ان کی محبت عین دین، ایمان اور احسان ہے، جب کہ ان سے بغض رکھنا عین کفر، نفاق اور سرکشی ہے۔"

اور شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اہل السنۃ والجماعۃ کے اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے دلوں کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بغض سے اور اپنی زبانوں کو ان کی عیب گیری سے محفوظ رکھتے ہیں۔"

[شرح العقیدۃ الواسطیۃ: ۱۴۲۔۱۵۲]

❷ اہل السنۃ والجماعۃ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے جنت کی گواہی دیتے ہیں

ہم اس رسالہ کے آغاز میں سورۃ التوبۃ کی آیت ﴿وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ ......﴾ کے حوالے سے یہ بات ثابت کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مہاجرین وانصار اور متاخرین صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے اپنی رضامندی کا اعلان اور ان کے لئے جنت کا وعدہ فرمایا ہے، لہٰذا اہلِ سنت والجماعت تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے جنت کی گواہی دیتے ہیں۔ اور رسولِ اکرم ﷺ نے خاص

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر جن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لے کر انہیں جنتی قرار دیا اہلِ سنّت والجماعت ان کے لئے بھی جنت کی گواہی دیتے ہیں، مثال کے طور پر عشرہ مبشرہ کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ابو عبیدہ الجراح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔'' [ترمذی، مسند احمد۔ صحیح الجامع للألبانی: رقم ۵۰]

اسی طرح دیگر کئی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لیکر آپ نے انہیں جنتی قرار دیا۔ اور چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا نام لینے سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ باقی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جنتی نہیں، بلکہ یہ تو دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر ان کی فضیلت کی دلیل ہے، ورنہ ہم یہ بات قرآن مجید کے حوالے سے پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

۳ تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ثقہ اور قابلِ اعتماد ہیں

فرمانِ الٰہی ہے: ﴿ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ﴾ [البقرۃ:۱۴۳]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''ہم نے اسی طرح تمہیں عادل (بہترین) امت بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہو جائیں۔''

''أُمَّةً وَّسَطًا'' کا معنی بیشتر مفسرین نے ''عدولا خیارا'' کیا ہے، یعنی بہترین، سب سے افضل، ثقہ اور قابل اعتماد امت۔''

[تفسیر جامع البیان: ۲/ ۷، تفسیر القرطبی: ۲/ ۱۵۳، تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۳۳۵]

اِس آیت کے سب سے پہلے مخاطب رسول اکرم ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، جنہیں تبلیغ دین کی ذمہ داری سونپی گئی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾

ترجمہ: ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے، تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔'' [آل عمران: ۱۱۰] www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے جمِ غفیر کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

(أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ) یعنی ''خبردار! تم میں جو یہاں پر موجود ہے وہ غیر حاضر تک (اس دین کو) پہنچائے۔''

[البخاری کتاب العلم باب ألا لیبلّغ الشاهد منکم الغائب ، حدیث: ۱۰۵،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم کتاب القسامة باب تحريم الدماء والأعراض والأموال ، حديث:١٦٧٩]

ان آیاتِ کریمہ سے اور اس حدیثِ نبوی سے ثابت ہوا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم امین، ثقہ اور قابلِ اعتماد ہیں، تبھی تو انہیں تبلیغ دین جیسا اہم فریضہ سونپا گیا، ورنہ اگر وہ امین اور ثقہ نہ ہوتے تو انہیں یہ ذمہ داری نہ سونپی جاتی.

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ﴿ أُمَّةً وَّسَطًا ﴾ کے بعد ﴿ لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ﴾ کہا ہے، جس کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے ہاں ان کی گواہی قابل قبول ہے، اور یہ بھی ان کے عدول، ثقہ اور قابل اعتماد ہونے کی دلیل ہے، ورنہ ایسا نہ ہوتا تو ان کی گواہی بھی قابلِ قبول نہ ہوتی !!

امام القرطبیؒ سورۃ الفتح کی آخری آیت ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ......الخ ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"تمام کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم عدول (ثقہ اور قابل اعتماد) ہیں، اللہ کے اولیاء اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں اور انبیاء ورسل علیہم السلام کے بعد اس کی مخلوق میں سب سے افضل ہیں، یہی اہل سنت والجماعت کے ائمہ کا مذہب ہے۔اور ایک فرقے کا کہنا ہے کہ نہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی عام لوگوں کی طرح ہیں، اس لئے ان کے ثقہ ہونے کے بارے میں بحث کرنا ضروری ہے، لیکن ان کا یہ مذہب مردود ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنی رضامندی کا اعلان اور ان کے لئے جنت ومغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔"

[تفسیر القرطبی:۳۹۹/۱۶]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا حرام ہے

اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا اور انہیں گالیاں دینا حرام ہے۔ اور اس کی حرمت قرآن وحدیث کے واضح دلائل سے ثابت ہے، مثلاً:

① فرمانِ الٰہی ہے: ﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴾ [الأحزاب: ۵۸]

''جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر کسی جرم کے ایذا دیں، وہ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔''

اس آیت میں مومنوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس امت کے اوّلیں مومنین صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہی تھے، تو انہیں سب وشتم کے ذریعے ایذاء پہنچانا قرآن مجید کے الفاظ میں بہتان اور واضح گناہ ہے۔

② سورۃ الفتح کی آخری آیت ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَالَّذِيْنَ مَعَه.........الخ ﴾ جس کا تذکرہ اس رسالہ کے شروع میں کیا گیا ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے عناد رکھنا اور ان کے بارے میں غیظ وغضب میں مبتلا ہونا کافروں کا شیوہ ہے، اور یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان پاکباز ہستیوں کے متعلق غیظ وغضب کا اظہار کرنا اور انہیں برا بھلا کہنا مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا کیونکہ یہ کافروں کا عمل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ ہم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں چند احادیث کا تذکرہ پہلے کر چکے ہیں، ان میں سے ایک حدیث جسے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینے سے منع فرمایا ہے، جو حرمتِ سب وشتم کی واضح دلیل ہے۔

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ سَبَّ أَصْحَابِيْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)

ترجمہ: ''جس شخص نے میرے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیں اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔''

[الطبرانی فی الکبیر: ۱۷۴/۳، وانظر: الصحیحۃ للألبانی: ۲۳۴۰]

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو ملعون قرار دیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر زبان درازی اور سبّ وشتم کرتا ہے، لہذا ان پر زبان درازی کرنے والوں کو اپنے متعلق خود ہی سوچ لینا چاہئے کہ ان کے بارے میں سید الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فیصلہ صادر فرمایا ہے!!

⑤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں، حتی کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بھی معاف نہیں کرتے! تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر تعجب کرتے ہو؟ دراصل ان کا عمل منقطع ہو چکا ہے تو اللہ نے اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ ان کا اجر منقطع نہ ہو۔ [جامع الأصول: ۹/ ۴۰۸]

ان تمام دلائل سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اپنے دلوں کو بغض اور کینہ سے پاک رکھنا اور اپنی زبانوں کو ان پر سبّ وشتم کرنے سے محفوظ رکھنا لازمی امر ہے۔

اور یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جو شخص صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتا اور ان کی عیب گیری کرتا ہو وہ دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عیب گیری کرتا ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہیں بشارتیں سنائی ہیں اور انہیں امین اور ثقہ قرار دیا ہے۔ اور وہ شخص دراصل اللہ تعالیٰ پر بھی اعتراض کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں اپنے نبی کے ساتھ کے لئے منتخب فرمایا اور انہیں اپنی رضامندی سے نوازا اور ان سے جنت کا وعدہ فرمایا۔ اور وہ شخص دراصل پورے دینِ الٰہی میں طعنہ زنی کرتا ہے کیونکہ اس دین کو نقل کرنے والے یہی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہی تو ہیں، اس لئے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عیب گیری کرنا انتہائی خطرناک امر ہے، جس سے فوری طور پر توبہ کرنا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے سچی محبت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

www.KitaboSunnat.com

لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری دعوت

1- قرآنِ مجید اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح سنت کی طرف رجوع اور سلفِ صالحین کے راستے پر چلتے ہوئے قرآن وسنت کو سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا۔

2- مسلمانوں کو ان کے دینِ حق سے آشنا کرانا۔ انھیں دین کے ارشادات اور احکامات پر عمل کرنے کی طرف بلانا۔ نیز ان مسائل و آداب سے آراستہ ہونے کی طرف دعوت دینا جو ان کیلئے رضائے الٰہی کی ضمانت دیتے ہیں اور انکی خوش نصیبی اور عزت وعظمت کو یقینی بناتے ہیں۔

3- مسلمانوں کو شرک کی تمام شکلوں سے ڈرانا۔ نیز ان بدعات، بیرونی نظریات وتصورات اور منکر وموضوع احادیث سے انھیں خبردار کرنا جن سے دینِ اسلام کا جمال بگڑ کر رہ گیا ہے اور مسلمانوں کی ترقی وپیش قدمی رک گئی ہے۔

4- اسلامی قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے آزاد اسلامی سوچ کو زندہ کرنا، اسے فعال اور متحرک بنانا نیز اس بے حسی، کاہلی اور تعطل کو ختم کرنا جس نے بہت سارے مسلمانوں کی عقلوں کو زنگ آلود کر دیا ہے اور انھیں اسلام کے صاف وشفاف چشمے سے دور کر دیا ہے۔

5- اسلامی زندگی کی تجدید، اسلامی معاشرے کی تعمیر اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی حکومت کے عملی نفاذ کیلئے جدوجہد۔

یہی ہماری دعوت ہے اور ہم تمام مسلمانوں کو اس امانت کے اٹھانے اور اسے ادا کرنے میں اپنی تائید وتقویت کی طرف بلاتے ہیں۔ اس طرح وہ خود بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ترقی سے ہمکنار ہوں گے اور اسلام کے عالمگیر مشن کی نشر واشاعت بھی ہوگی۔

قارئین کرام! اگر آپ بھی دینی کتب کی طباعت اور ان کی نشر واشاعت میں حصہ ڈالنا چاہیں تو درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں:

لجنة القارة الهندية ص ب : 2804 حولي . 32029 الكويت

2574912/3/4-2531216 داخلی: 190 یا 126

یا اس نمبر پر رابطہ کریں: 4345078

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ